مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی

امجدی دارالافتاء مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

ماہ رمضان المبارک کی مناسبت سے چند اہم فتاوی کا مجموعہ

بنام

فتاویٰ ماہِ رمضان

(حصہ اول)

از قلم

مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی

امجدی دار الافتاء وامام وخطیب مسجد خالد ڈربن ساؤتھ افریقہ

ناشر:۔ امجدی دار الافتاء مسجد خالد چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

فہرست

شرف انتساب

فقیر اپنی اس مختصر علمی وفقہی کاوش فتاویٰ ماہ رمضان جلد اول کو تمام فقہائے امت بالخصوص امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مجدد اعظم سیدنا حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فقیہ اعظم حضور سیدنا صدر الشریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضور حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدنا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام منسوب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کے صدقے قبول فرمائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا:۔

خاکسار، محمد قیصر علی رضوی مصباحی خادم امجدی دارالافتاء وامام وخطیب مسجد خالد چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

فتوی نویسی علمی ودینی خدمات کا سب سے مشکل باب ہے

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلاۃ والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ

فتوی نویسی علمی ودینی خدمات کا سب سے مشکل باب ہے۔ اس میں کسی مسئلے سے متعلق اپنی رائے نہیں دینی ہوتی بلکہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حکم سنانا ہوتا ہے۔ اس لیے بڑے بڑے علمائے کرام باب افتا میں خاموش ہوجاتے ہیں یا دوسرے علما کی طرف متوجہ کردیتے ہیں۔

علامہ کمال پاشا رحمہ اللہ تعالی نے فقہائے کرام کے سات طبقات ذکر کیے ہیں۔ ان کی اتباع میں بعد کے فقہا نے بھی انھیں سات طبقات کا ذکر کیا ہے۔ عموما اس دور کے اہل افتا ان میں ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کو حاطب لیل بھی فرمایا گیا۔ تاکہ فتوی لکھنے والے علما بھرپور احتیاط اور خوف الہی کو کام میں لائیں۔ اور لوگ اس دور کے کسی فتوے پر عمل کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیں کہ کہیں واقعۃً کسی حاطب لیل کی اتباع تو نہیں کررہے ہیں۔ اس لیے عوام الناس اور ارباب افتا دونوں کے لیے یہ دور مشکل ترین دور ہے۔

اگر فتوی لکھنے سے قبل مراجعت کتب کا پورا اہتمام نہ کیا گیا اور حق بیانی کی بھرپور کوشش نہ کی گئی تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے کا نقد الزام سر آسکتا ہے۔ اللہ کی پناہ۔ اس لیے اس دور میں ضرورت ہے کہ حکم شرع بتانے والے علما پہلے اپنے اندر کثرت مطالعہ کے ذریعہ تفقہ پیدا

کریں۔ پھر جب تک متاخرین اکابر مفتیان کرام مثلاً علامہ شامی اعلی حضرت امام احمد رضا حضور صدر الشریعہ علیہم الرحمہ وغیرہ کے فتاوی میں صریح جواب نہ دیکھ لیں تلاش جاری رکھیں۔

مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی نوجوان فاضل اور ذی استعداد عالم دین ہیں۔ کئی سالوں سے فتوی نویسی کی تربیت لے رہے ہیں اور فتوی لکھتے بھی ہیں۔

دو سال سے ہمارے ساتھ تخصص فی الفقہ کے فاصلاتی کورس میں تربیت لیتے رہے ہیں۔ ہم نے شیخ الاسلام والمسلمین مرشد عوام وخواص حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی نسبت سے تاج الشریعہ اسلامک انسٹی ٹیوٹ کا عنوان دے کر اس کے تحت تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس میں مختلف ممالک کے متعدّد فارغین شریک تربیت ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ عن قریب بیرونی ممالک میں بھی فقہ حنفی کے نوجوان ماہرین کی ایک اچھی ٹیم تیار ہوجائے گی جن میں مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی کا نام سرفہرست متفقہین میں ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالی۔

فقہ وفتاوی سے شوق اور لگن نے دار الافتاء میں بیٹھنے کی اہلیت پیدا کر دی ہے۔ اور بحمدہ تعالی جب تک متداول کتب فتاوی میں صریح حکم نہیں دیکھ لیتے فتویٰ نہیں دیتے، جس سے ان کے فتاوی پر اعتماد ہونے لگا ہے۔

یہ مجموعہ فتاوی' "فتاویٰ ماہ رمضان" کے نام سے ان کے ان فتاوی پر مشتمل ہے جو رمضان شریف میں کیے گئے سوالات کے جوابات میں لکھے گئے۔ یہ روزے اور زکاۃ جیسے مسائل سے متعلق فتاوی ہیں جو لوگوں کے لیے اس لیے مفید ہیں کہ یہی سوالات عام طور پر لوگ پوچھتے رہتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی فتاوی ماہ رمضان کو درجہ قبول عطا فرما کر اس مجموعہ کو لوگوں کے لیے نافع بنادے اور **مولانا المکرم مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کو دنیا وآخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر فیضان المصطفی قادری عفی عنہ

بانی جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، و تاج الشریعہ اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنو

۲۵/ مارچ ۲۰۲۲

فتاویٰ ماہ رمضان ایک فقہی گلدستہ

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ تاج الشریعہ و محدث کبیر حضرت علامہ
مفتی محمد آفتاب قاسم قادری صاحب قبلہ
بانی امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ
افضل الصلوۃ و التسلیم

الحمد للہ، آپ کے سامنے باغات علم سے فقہی گلابوں کا ایک خوبصورت گلدستہ موجود ہے، جس میں رمضان المبارک سے متعلق سوالات کے جوابات ہیں، اور اس کا نام ''فتاویٰ ماہ رمضان'' رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی کی مخلصانہ اور گرانقدر کاوشوں کا نتیجہ ہے، موصوف ایک مخلص عالم دین ہیں، دین و مسلک کے پرچم کو سربلند کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کچھ سالوں سے فتاوی لکھ رہے ہیں اور اب ان کے فتاوی کو اکابر علمانے بھی مقبولیت کی سند عطا کر دی ہے۔ ان کے فتاوی پر اکابر علما کے اعتماد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ موصوف بحیثیت مفتی سوالات کے جوابات کو قرآن و حدیث اور فقہی جزئیات یعنی مضبوط حوالہ جات سے مزین کر کے ایسے لطیف پیرائے میں لکھتے ہیں کہ جن فتاوی سے ہمارے مشائخ کے فتاوی کی خوشبو آتی ہے اور جن کو پڑھنے سے اپنے مشائخ کے فتاوی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ فتاویٰ لکھنا ایک بہت بڑا کام ہے۔ جس میں بے پناہ خلوص، لگن اور احتیاط کی ضرورت ہے اور یہ ایک ایسا کام ہے جو ضروری اور بنیادی علم کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ آج ہمیں بہت سے ایسے لوگ ملتے ہیں جنہیں دین کے تعلق سے بنیادی باتوں کی سمجھ نہیں ہے اور وہ شریعت کے بجاے اپنی طبیعت کے مطابق فتاوی جاری کرتے ہیں۔ دوسری طرف عام آدمی اپنی طبیعت کے مطابق فتوی لیتا ہے اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ شخص جس

سے وہ فتوی لے رہا ہے، مطلوبہ علم اور معیار کا حامل ہے یا نہیں۔۔۔اور یہ دونوں چیزیں تباہ کن ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من افتی بغیر علم لعنته ملائکة السماء والارض

جو بغیر علم کے فتوی دیتا ہے اس پر زمین وآسمان کے فرشتوں کی لعنت ہے۔[کنزالعمال]

یہ حدیث شریف ہی بتاتی ہے کہ فتاویٰ لکھنا کتنا بڑا کام ہے، اور اسلامی احکام جاری کرنے والے کے کندھے پر کتنی بڑی ذمہ داری ہے، اور یہ مزید تاکید کرتی ہے کہ یہ کام ہر کسی کے بس کا نہیں ہے۔ رہی بات ان لوگوں کی جو دولت مندوں کی خوشنودی کے لیے یا دنیا والوں کو خوش کرنے کے لیے شرعی فیصلے صادر کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے فیصلوں اور اپنے علم کو بے شرمی سے بیچتے ہیں تو ایسے لوگوں کے بارے میں اس دور کے عظیم ترین مفتی سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

اور اگر فتوی سے اگرچہ صحیح ہو وجہ للہ مقصود نہیں بلکہ اپنا کوئی دنیاوی نفع منظور ہے تو یہ دوسرا سبب لعنت ہے۔[فتاوی رضویہ جلد ۲۳]

اس دور کے ہر مفتی کا فرض ہے کہ وہ اچھے اور سچے فقہا کے طریقے کو مضبوطی سے اپنائے رہے۔ مفتی اپنے آپ کو عظیم الشان فقہا سے بالاتر نہیں سمجھے، بلکہ اپنے آپ کو ان کے درباروں کا خادم سمجھے، تب ہی جاکر مفتی اپنے فرائض کو بحسن وخوبی انجام دے پائے گا۔

میں یہاں دو ایسی ہستیوں کے دو قول نقل کرنا چاہوں گا جو اس زمانے میں فقہا کے سورج اور چاند ہیں، تاکہ ان کی باتیں اس دور کے مفتیوں کے دل ودماغ میں محفوظ رہیں۔

مرشد کریم حضور سیدی تاج الشریعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”کتاب اللہ و حدیث کو سمجھنا یہ ہر شخص کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ نے اس کے کچھ لوگ مقرر فرمائے ہیں، محدثین کا کام یہ ہوا کہ انہوں نے سند کی چھان بین کی، راوی کیسا ہے ؟ضعیف ہے یا ثقہ ہے وغیرہ۔ اور فقہا کا کام یہ ہے کہ جب ان کے پاس صحیح سند کے ساتھ حدیث آگئی تو انہوں نے اس کے معانی میں غور کیا حدیث اپنے ظاہر پر ہے یا نہیں ؟ کون سی مطلق ہے، کون

سی مقید اور کون سی ناسخ ہے اور کون سی منسوخ ہے۔ یہ سب کے سب اصالۃ حضور کے سپرد ہے۔"[منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری]

اس دور کے عظیم محدث، سلطان الفقہاء حضور سیدی محدثِ کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی حفظہ اللہ بڑی خوبصورتی کے ساتھ فرماتے ہیں :

ایک فقیہ، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے، دوسرے لفظوں میں اگر ایک شخص نماز پڑھتا ہے تو شیطان کو تکلیف ہوتی ہے، اور اگر دو آدمی نماز پڑھتے ہیں تو اس سے شیطان پریشان ہوتا ہے اور اسی طرح شیطان اس وقت پریشان ہوتا ہے جب ہزار نمازی نماز پڑھتے ہیں لیکن شیطان اتنا پریشان نہیں ہوتا ہے ایک ہزار نمازیوں کی عبادت سے جتنا پریشان وہ ایک فقیہ کی عبادت سے ہوتا ہے۔ فقیہ ایک شخص ہوتا ہے لیکن وہ ہزار پر بھاری ہوتا ہے۔ بہرحال سوال جو ہم پوچھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں ماضی کے فقہا جیسے عظیم فقہا اب کہاں ملیں گے ؟ فقہا یکے بعد دیگرے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اور علم فقہ کی تعلیم کی سطحیں کم ہوتی جا رہی ہیں۔ آج کل اکثر مدارس میں تعلیم صرف برائے نام رہ گئی ہے۔

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا طرز غزالی نہ رہی

اگرچہ میں اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھتا بلکہ صرف اپنے آپ کو اپنے مشائخ کی چوکھٹ کا سائل و منگتا سمجھتا ہوں، لیکن مجھے **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ انہوں نے مجھے اس لائق سمجھا کہ میں ان کے فتاوی کو دیکھوں اور ان کے مجموعہ فتاوی کے لیے کچھ الفاظ لکھ سکوں۔

میری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** کی اس خوبصورت اور بابرکت کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں اور ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ پر ثابت قدم رکھے۔ میری دعا ہے کہ وہ ترقی کرتے رہیں اور ان پر ہمارے مشائخ بالخصوص سرکار غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کا فیضان سلامت رہے۔ اور چوں کہ اس کتاب "فتاوی ماہ رمضان" کا

اجرا سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ہونے جارہا ہے بایں وجہ میں اس مضمون کو سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے الفاظ پر ختم کرنا چاہتا ہوں، حضور سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ بڑے ہی لطیف پیرائے میں فرماتے ہیں :

مفتی شرع بھی ہے قاضی ملت بھی ہے
علم اسرار سے ماہر بھی ہے عبدالقادر

سگ مفتی اعظم:۔

محمد آفتاب قاسم قادری رضوی نوری

امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سنٹر ڈربن، جنوبی افریقہ

جس کا کام اسی کو ساجھے

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب قبلہ

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہٖ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ مہینہ خوب برکتیں نعمتیں لے کر آتا ہے۔ عموماً مسلمان روزے رکھتے ہیں، پابندی اور شوق سے نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی برکتوں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ صدقات وخیرات اور بہت سی نفلی عبادتیں کرتے ہیں۔ اس مہینے میں خاص کر دینی علوم کی تحصیل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ مسائل شرعیہ جاننے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔ علماے کرام و مفتیان کرام کی بارگاہوں سے مستفیض و مستفید ہونے کا موقع میسر آتا ہے۔ اس لیے علماے کرام و مفتیان کرام بھی خاص کر اس ماہ میں مسلمانوں کی خدمت پر خاص کر کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ عوامی مسائل کے حل کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اور اپنے علوم سے عوام کو فیض یاب کرنے میں خاصی دل چسپی لیتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''فتاوی ماہ رمضان'' بھی اسی سلسلے کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس مجموعے میں ماہ رمضان المبارک اور روزوں اور زکاۃ سے متعلق سوالات کے جوابات میں تحریر کردہ فتاوی جمع ہیں۔

فقیر نے بالاستیعاب تمام فتاوی پڑھے ہیں۔ ماشاء اللہ تمام فتاوی دلائل شرعیہ کی روشنی میں بہت عمدہ اور احسن انداز میں لکھے گئے ہیں اور دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔

یہ تمام فتاوی **محب گرامی قدر حضرت مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ** امام وخطیب مسجد خالد و مفتی امجدی دارالافتاء چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ کے نور پاش

قلم سے معرض وجود میں آئے ہیں۔

محترم موصوف اہل علم میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اردو عربی کے ساتھ انگلش میں بھی فتوے تحریر فرماتے ہیں۔

یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ آج جب کہ نام نہاد مفتیوں کی کثرت ہے، ہر گلی کوچے میں مفتی بیٹھے ہوئے ہیں، جبہ پوش، مقرر، امام، اور مجاور مفتی کہلوانے پر فخر محسوس کررہے ہیں۔ ہر کس وناکس دار الافتاء کھولے بیٹھا ہے (الاماشاءاللہ)

ایسے نازک دور میں آپ جیسے مستند، لائق، فائق، قابل اور مخلص مفتیان کرام کا وجود قوم مسلم کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔

علاوہ ازیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ افتا بہت ہی اہم ترین منصب ہے۔ اس میں جہاں علم کی ضرورت ہے وہیں حلم کی بھی۔ ایک مفتی کے پاس تفقہ کے ساتھ تورع، تقوی، حزم واحتیاط جیسے اوصاف کا ہونا ضروری ہے وہیں دور بینی ودور اندیشی لازمی عنصر ہے۔ یہ مبارک کاوش دیکھنے کے بعد یہ کہنا بالکل بھی غلط نہ ہوگا کہ آپ اس کام کے اصل اہل ہیں اور محاورے کے مطابق " جس کا کام اسی کو ساجھے" کے صحیح مصداق۔

دعا ہے کہ اللہ پاک مفتی موصوف کے علم وعمل اور عمر میں خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کی اس مبارک کاوش کو مقبول خاص وعام فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

نیاز مند:۔

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ ولابویہ

نوری دار الافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

مورخہ: ۲۴ر شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

دعائیہ کلمات

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، استاذ العلماء حضرت علامہ
مفتی محمد داؤد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ
شیخ الحدیث الجامعۃ الرضویہ اصلاح المسلمین بھمر پورہ نیپال۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم گرامی قدر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی سلمہ الباری زاداللہ علمہ وقدرہ دوران طالب علمی سے ہی بڑے ذہین اور محنتی تھے اور ہمیشہ محنت و مشقت کیساتھ تعلیم حاصل کرتے رہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ذی استعداد اور باصلاحیت عالم دین بنایا اور بعد فراغت بھی اپنی محنت جاری رکھی۔

جب کہ بعد فراغت عام طور سے ایک عالم دین کے لیے تدریسی، تبلیغی خدمات اور دیگر بہت ساری ذمہ داریاں ہوتی ہیں جس کے پیش نظر کسی ایسے اہم کام کے لیے جس میں لمبا وقت درکار ہو، وقت نکالنا بڑا مشکل نظر آتا ہے، مگر فاضل موصوف کا یہ بہت بڑا کمال ہے کہ بعد فراغت فرائض امامت تدریسی اور تبلیغی خدمات اور دیگر گوناگوں مصروفیات کے باوجود افتا کورس کے لیے وقت نکالا اور بفضلہٖ تعالیٰ آن لائن افتاء کورس کو مکمل کر کے مہارت تامہ حاصل کرلی اور آج جدید مفتیان کرام میں اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب محقق بنظیر ادیب شہیر جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی گھوسی شریف کی نظر التفات اور توجہ خاص کا نتیجہ ہے۔

فاضل گرامی کی تالیف "فتاوی ماہ رمضان" جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ناچیز نے بنظر غائر بالاستیعاب مطالعہ کیا، ناچیز تمام فتاویٰ کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ ماشاء اللہ حالات حاضرہ کے

اعتبار سے پیش آنے والے سوالات اور دلائل و براہین سے مزین جوابات دیکھ کر دل فرحت و انبساط سے باغ باغ ہو گیا۔

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا ہے کہ مولا کریم موصوف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے عوام و خواص میں قبولیت عطا فرمائے اور فاضل موصوف کے علم و عمل اور زبان و قلم اور عمر میں بے پناہ برکتیں عطاء فرمائے اور ہر طرح کے مصائب و آلام سے محفوظ رکھے اور زیادہ سے زیادہ قوم اور دین و مسلک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر محمد داؤد حسین رضوی مصباحی

خادم الجامعۃ الرضویہ اصلاح المسلمین بھمرپورہ
و جنرل سکریٹری آل نیپال سنی جمیعۃ العلماء
۲۸ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

تفقہ فی الدین اللہ عزوجل کاایک خاص عطیہ ہے

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی صاحب قبلہ

رضادارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، شرعی بورڈ آف نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامدا و مصلیا

تفقہ فی الدین اللہ عزوجل کا ایک ایسا عطیہ ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتا۔ یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جو بارگاہ الہی کا منتخب اور اسکا مقبول بندہ ہو۔

اور یہ سچ ہے کہ روے زمین پر انبیا کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جو ارادہ الہیہ کو جاننے کا دعوی کرے کیوں کہ یہ مغیبات میں سے ہے لیکن فقیہ کو یہ شرف ضرور ملا ہے، جیساکہ فرمان آقا علیہ السلام: من یرد اللہ بہ خیرا یفقهه فی الدین، سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

سوشل میڈیا کے اس دور میں شرق وغرب کے لوگوں کا بعد مسافت کے باوجود ایک دوسرے سے استفادہ کرنا جس قدر آسان ہوگیا ہے مصروفیت کی اس دنیا میں کسی کامل فقیہ سے درست رہنمائی اتنا ہی مشکل ہے۔

اللہ بھلا کرے ان مفتیان کرام کا جو اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود وقت پر قوم کی درست رہنمائی فرماتے ہیں۔

جماعت اہل سنت کے متبحر عالم دین مفتی ڈربن **حضرت علامہ مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی صاحب قبلہ** کی مرتب ”فتاوی رمضان،، جو اعمال رمضان سے متعلق مسائل کے جوابات پر مشتمل ہے۔ فقیر قادری کے زیر مطالعہ ہے۔ الحمدللہ کتاب کے جملہ مشمولات مسائل صحیحہ، رجیحہ پر مشتمل ہیں۔

ایک کامل فقیہ کو جن اوصاف کا حامل ہونا چاہیے الحمدللہ موصوف میں وہ تمام اوصاف

موجود ہیں۔ موصوف شرعی بورڈ آف نیپال کے معتمد اور مستند مفتی ہونے کے ساتھ اہم رکن بھی ہیں۔

شرعی بورڈ آف نیپال میں تقریبا ایک سو پچاس علمائے کرام اور پندرہ اصحاب فتاوی موجود ہیں دو سال سے مسلسل ارباب افتا اپنی تحقیق سے بورڈ کو شاد کام فرمارہے ہیں لیکن بورڈ کے علما سب سے زیادہ جس ذات کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں اس کا نام **مفتی محمد قیصر علی رضوی مصباحی** ہے۔

مفتی صاحب قبلہ کو یہ فقیر عہد طالب علمی سے جانتا ہے جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں پانچ سال تک حضرت کی صحبت میں رہا، اعلی ظرف، سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک، دور اندیش، پابند شریعت، مخلص، ملنسار ہونے کی ساتھ بڑے محنتی اور وقت کے قدر دان رہے ہیں۔

علمی و عملی دنیا میں سب سے زیادہ مشکل اور دماغ سوز کام افتا ہے، موصوف اس میدان کے بھی فن آشنا ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ عزوجل ان کے علم و عمل اور عمر میں خوب برکتیں نازل فرمائے۔ دینی خدمات کو قبول فرماکر مقبول انام بنائے ۔ آمین یا رب العالمین۔

محمد محبوب رضا مصباحی

رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر خادم شرعی بورڈ آف نیپال
۲۴؍ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ

کلمات تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامدا و مصلیا و مسلما!

امابعد:-

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کے پیارے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل، حضور سیدنا غوث اعظم و حضور سیدنا خواجہ اعظم و حضور سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت و فقیہ اعظم حضور سیدنا صدر الشریعہ و حضور سیدنا حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ و تاجدار اہل سنت حضور سیدنا مفتی اعظم ہند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فیض و کرم سے، سیدی و مرشدی آقائی و ملجائی وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیض و کرم اور نگاہ لطف و عطاء سے، استاذ العلماء، ممتاز الفقہاء، سیدی و استاذی حضور محدث کبیر دام ظلہ علینا کی نظر عنایت سے، اساتذہ کرام اور والدین کریمین کی دعاؤں سے فقیر راقم الحروف گزشتہ سال یعنی ۲۰۲۱ کے ماہ رمضان المبارک میں پرسنل واٹسپ پر عوام اہل سنت کی جانب سے آئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھ کر بروقت سوشل میڈیا پر شیئر کیا تھا۔ اب اس سال کچھ احباب کی فرمائش پر ان تمام سوالات کے جوابات کو کتابی شکل میں بنام "فتاوی ماہ رمضان" جلد اول (اردو، انگریزی) منظر عام پر لایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کے صدقے فقیر کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، عوام کے لیے فائدہ بخش اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اخیر میں فقیر بصمیم قلب ممنون ہے اپنے کرم فرما مندرجہ ذیل مفتیان عظام دام ظلہم العالی کا کہ جنہوں نے فقیر کے جوابات کی تصدیق فرماتے ہوئے اپنے تحسینی، حوصلہ بخش اور دعائیہ کلمات سے نوازا۔

(۱) علم واخلاص کے پیکر، نبیرہ حضور صدر الشریعہ، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ، ناشر مسلک اعلیٰ

حضرت، **خلیفہ تاج الشریعہ و محدث کبیر، استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ** بانی جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ و تاج الشریعہ اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا۔

الحمد للہ! استاذ گرامی صاحب قبلہ گلشن علم و فضل کی فصل بہار، مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے علم بردار، انتہائی مخلص و مشفق استاذ اور عبقری شخصیت کے حامل ہیں۔ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ و تاج الشریعہ اسلامک انسٹی ٹیوٹ کے بینر تلے آپ کی زیر نگرانی تخصص فی الفقہ کے فاصلاتی کورس میں درجنوں فارغین تربیت افتا لے رہے ہیں۔ آپ درجنوں کتب و رسائل کے مصنف و مرتب اور دنیائے درس و تدریس اور فقہ و افتا کے بے تاج بادشاہ ہیں۔

یہ "فتاوی ماہ رمضان" آپ کی تربیتِ افتا کا ہی ثمرہ ہے۔

(۲) علم و اخلاص کے پیکر، ماہر رضویات، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، **خلیفہ تاج الشریعہ و محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ** بانی امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ۔

الحمد للہ! حضور آفتاب ملت صاحب قبلہ مسلک اعلیٰ حضرت کے عظیم ترجمان، انگریزی زبان میں عمدہ قلم کار یعنی اپنے مشائخ کے درجنوں کتابوں کے انگریزی مترجم اور بافیض عالم و مفتی ہیں۔ دین و مسلک کے حوالے سے انتہائی مخلص اور فقیر کے حق میں بڑے کرم فرما ہیں۔

"فتاوی رمضان" کی ترتیب و تزئین آپ ہی کے پیہم کرم نوازی کا نتیجہ ہے۔

(۳) علم و اخلاص کے پیکر، ماہر جزئیات، مصنف کتب کثیرہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، **خلیفہ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی صاحب قبلہ** نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اترا کھنڈ انڈیا۔

الحمد للہ! موصوف مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے سپہ سالار، تجربہ کار مفتی، درجنوں کتابوں کے بافیض مصنف، بے نظیر محقق، موصوف دینی و فقہی مسائل کے مشاورت میں کشادہ قلبی کے ساتھ فقیر پہ کرم فرماتے ہیں۔ زبان کے سچے، دل کے ستھرے یعنی انتہائی مخلص و مشفق ہیں۔ "فتاوی ماہ رمضان" (اردو) کی ترتیب و تزئین میں موصوف کا کلیدی کردار ہے۔

④ علم و اخلاص کے پیکر، ناشر مسلک اعلی حضرت، محقق نیپال، استاذ العلما، استاذ گرامی **حضرت علامہ مفتی محمد داؤد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ** شیخ الحدیث الجامعۃ الرضویہ اصلاح المسلمین بھمر پورہ نیپال۔

الحمدللہ، استاذ گرامی اپنی تدریسی خدمات سے ملک نیپال کی ایک مقبول ترین شخصیت بن چکے ہیں، آپ کی درس گاہ سے فیض یافتہ علما آج ملک و بیرون ملک مسلک اعلیٰ حضرت کی عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ فقیر راقم الحروف کے اندر جو آج کچھ علمی و فقہی سوج بوجھ ہے یہ آپ کے بافیض درسگاہ کی برکت ہے۔ آپ خوش شکل، خوش لباس، خوش وضع، خوش مزاج، خوش فکر مفتی و محقق، مربی و مشفق استاذ یعنی ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں۔

فقیر کے تمام فتاوی پر حضرت نے تصدیق فرمائی ہے۔

⑤ علم و اخلاص کے پیکر، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، مفتی بھیونڈی **حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا رضوی مصباحی صاحب قبلہ** رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، بانی شرعی بورڈ آف نیپال۔

الحمدللہ! موصوف مسلک اعلیٰ حضرت کے ناشر، ادیب شہیر اور ایک باکمال مفتی ہیں۔ آپ کی قیادت میں سوشل میڈیا یعنی واٹسپ پر شرعی بورڈ آف نیپال کے بینر تلے ایک درجن سے زائد مفتیان کرام فتوی نویسی کے فرائض کو انجام دے رہے ہیں۔

اخیر میں دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے محبوبین کے صدقے ہم سب کو دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت پر تصلب کے ساتھ قائم رکھتے ہوئے خیر البلاد مدینہ منورہ میں مدفن عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

نوٹ: اہل علم سے گزارش ہے کہ اگر دوران مطالعہ وہ فقیر کی کسی علمی فروگزاشت پر مطلع ہوں تو از راہ کرم ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

طالب دعا:۔ **محمد قیصر علی رضوی مصباحی**

خادم امجدی دارالافتاء امام و خطیب مسجد خالد

چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتوی ۱

رمضان شریف کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینا

سائل:۔ زیدان ڈربن ساؤتھ افریقہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ رمضان شریف کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

ماہ رمضان المبارک کی آمد کی خوشخبری دینا یا اس کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینا از روے شرع جائز ہے۔ علما و محدثین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ چناں چہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال نبی الله صلى الله تعالى عليه و سلم وهو يبشر اصحابه: قد جاءكم رمضان شهر مبارك افترض عليكم صيامه تفتح فيه ابواب الجنة و تغلق فيه ابواب الجحيم و تغل فيه الشياطين فيه ليلة القدر خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صل اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو رمضان کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اوپر رمضان کا مہینہ آگیا ہے، جو کہ ایک برکت والا مہینہ ہے، اس کے روزے کو تم پر فرض کیا گیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اس میں شیطانوں کو

ہتھکڑیاں لگا دی جاتی ہیں، اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ حقیقی محروم ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ مترجم جلد ۳ صفحہ ۱۷۶، کتاب الصوم/مکتبہ رحمانیہ لاہور]

اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ حافظ زین الدین ابن رجب حنبلی دمشقی علیہ الرحمہ لطائف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں:

قال بعض العلماء: هذا الحديث اصل في تهنئة الناس بعضهم بعضا بشهر رمضان

ترجمہ: بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف لوگوں کا ایک دوسرے کو ماہ رمضان شریف کی مبارک باد دینے پر بنیادی دلیل ہے۔"

[لطائف المعارف ۲۷۹/دار ابن کثیر دمشق بیروت]

اور حضرت علامہ شیخ ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں سنن نسائی اور مسند احمد بن حنبل کے حوالے سے حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اتاكم رمضان شهر مبارك فرض الله عليكم صيامه تفتح فيه ابواب السماء و تغلق فيه ابواب الجحيم و تغل فيه مردة الشياطين لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها فقد حرم۔

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

وهو اصل في التهنئة المتعارفة في اول الشهور بالمباركة

ترجمہ: یہ حدیث بابرکت مہینوں کے آغاز میں مبارکباد دینے کے مشہور و معروف عمل کی دلیل ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد ۴ صفحہ ۳۹۳، کتاب الصوم/دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

خلاصہ یہ کہ ماہ رمضان المبارک کی آمد پر ایک دوسرے کو مبارکباد دینا شرعاً جائز ہے اور یہ

ایسا عمل ہے جس کی اصل حدیث شریف میں موجود ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۲

بچوں کے روزہ رکھنے کا حکم

سائل:۔ محمد طاہر چیٹسور تھ ڈربن

سوال(۱) بچوں کو کس عمر سے روزہ رکھنے کو کہا جائے؟

سوال(۲) بچے اگر روزہ رکھ کر روزہ توڑ دیں تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

① جب بچے سات سال کے ہوجائیں تو روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے جب کہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو انہیں مار کر روزہ رکھوایا جائے۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

ویؤمر الصبی بالصوم اذا اطاقه ویضرب علیه ابن عشر کالصلاۃ فی الاصح

ترجمہ: اور بچہ جب روزہ کی طاقت رکھتا ہو تو اسے روزہ کا حکم دیا جائے گا اور دس سال کا ہوجائے تو روزہ نہ رکھنے پر ماریں۔ جس طرح نماز کے متعلق اس کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے۔ یہ اصح قول میں ہے۔

اسی کے تحت فتاوی شامی میں علامہ شامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

قال طحطاوی وقدر بسبع، والمشاهد فی صبیان زماننا عدم اطاقتهم الصوم فی هذا السن، قلت یختلف ذلك باختلاف الجسم و اختلاف الوقت صیفا و شتاء و الظاهر انه یؤمر بقدر الاطاقة اذا لم یطق جمیع الشهر

ترجمہ: علامہ طحطاوی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ روزہ رکھنے کی طاقت کی عمر سات سال مقرر

کی گئی ہے اور ہمارے زمانے میں مشاہدہ یہ ہے کہ بچے اس عمر میں روزے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں کہتا ہوں طاقت ہونا جسم اور سردی گرمی میں وقت کے مختلف ہونے سے بدل جائے گی اور ظاہر یہ ہے کہ جب بچہ پورے مہینہ کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے اس کی طاقت کے مطابق روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا۔"

[فتاوی شامی ج۴ ص۱۰۵/۱۰۶ کتاب الصوم/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

(۲) اگر نابالغ بچہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس کی قضا رکھوانا ضروری نہیں۔ ہاں اگر نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا چاہیے۔

فتاوی شامی میں ہے:

الصبی اذا افسد صومه لا یقضی؛ لانه یلحقه فی ذلك مشقة، بخلاف الصلاۃ فانه یؤمر بالاعادۃ لانه لا یلحقه مشقة

ترجمہ: بچہ جب اپنا روزہ فاسد کردے تو وہ قضاء نہیں کرے گا کیوں کہ اس کے ساتھ اسے مشقت لاحق ہوتی ہے۔ نماز کا معاملہ مختلف ہے۔ پس اسے نماز کے ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا کیوں کہ نماز کے ادا کرنے سے اسے مشقت لاحق نہیں ہوتی۔"

[فتاوی شامی ج۴ ص۱۰۶ کتاب الصوم/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۳

ماہ رمضان میں مسافر کا حکم

مسئولہ:۔ محمد ذوالفقار چیٹسور تھ ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ اگر کوئی مسافر شخص ماہ رمضان میں سفر کی تمام سہولیات کے باوجود روزہ نہ رکھے تو از روئے شرع یہ کیسا ہے؟

الجواب

بعون الملک الوهاب

(اگر کوئی شخص ساڑھے ستاون میل تقریبا بانوے کلو میٹر سفر کا ارادہ کر کے اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا تو وہ شخص شرعا مسافر ہے۔ (بہار شریعت) جن اَعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان میں سے ایک سفر شرعی بھی ہے۔ لہذا اگر کوئی مسافر شخص ماہ رمضان میں

سفر کی تمام سہولیات کے باوجود بھی روزہ نہ رکھے تو یہ اگرچہ اس کے لیے شرعاجائز ہے مگر اس کا روزہ رکھنا افضل و بہتر ہے اور اگر سفر کی وجہ سے اس کو ضرر پہنچے تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ جیساکہ فتاوی شامی میں ہے:

ویندب لمسافر الصوم لآیة "و أن تصوموا" والخیر بمعنی البرلا افعل تفضیل، ان لم یضرہ فان شق علیه او علی رفیقه فالفطر افضل

ترجمہ: مسافر کے لیے روزہ رکھنا مستحب ہے کیوں کہ آیت کریمہ ہے۔

(وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ) اور تمہارا روزہ رکھنا نیکی ہے۔(البقرہ ۱۸۴)

آیت کریمہ سے خیر نیکی کے معنی میں ہے یہ اسم تفضیل کا صیغہ نہیں۔ یہ استحباب اس صورت میں ہے جب روزہ اسے تکلیف نہ دے۔ اگر روزہ اس پر شاق ہویا اس کے دوست پر شاق ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔"

[فتاوی شامی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲/کتاب الصوم/فصل فی العوارض ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

لیکن یہ مسئلہ ذہن میں رہے کہ رمضان کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔ جیساکہ فتاوی شامی میں ہے:

و قضوا لزوما ما قدروا بلا فدیة و بلا ولاء

ترجمہ:۔ اور جن دنوں پر وہ قادر ہوئے وہ فدیہ کے بغیر ان کی قضا کریں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم

ابو حنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۴

ماہ رمضان میں طلوع فجر کے بعد مسافر کے لیے روزہ کا حکم

مسئولہ:۔ محمد ذوالفقار چیٹسور تھ ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں اگر کوئی مسافر شخص طلوع فجر کے بعد سفر شروع کرتا ہے تو کیا ایسی صورت میں اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

اگر کوئی مسافر شخص طلوع فجر کے بعد سفر شروع کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس شخص پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے اگر نہیں رکھے گا تو گنہگار ہوگا۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار میں ہے:

يجب على مقيم اتمام صوم رمضان سافر في ذلك اليوم يعني لو سافر بعد الفجر لايحل الفطر

ترجمہ: مقیم پر آج کے رمضان کے روزے کو پورا کرنا واجب ہے اگر اس نے آج سفر شروع کیا یعنی اگر اس نے طلوع فجر کے بعد سفر شروع کیا تو اسے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔''

[در مختار مع ردالمحتار باب مایفسد الصوم فصل فی العوارض ج ا ص ۱۵۴]

اور سیدی حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

مسافر کو جس دن کی صبح صادق مسافرت کے حال میں آئے اس دن کے روزہ کا ناغہ کرنا اور پھر کبھی اس کی قضا رکھ لینا جائز ہے۔ صبح صادق حالت سفر میں اسی صورت میں آئے گی جب سفر صبح صادق سے پہلے یعنی سحری یا اس سے پہلے شروع کیا ہو گا۔''

[فتاوی یورپ و برطانیہ صفحہ ۲۵۷]

خلاصہ یہ کہ اگر کوئی مسافر شخص اپنا سفر طلوع فجر سے پہلے یعنی سحری کے وقت شروع کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس شخص پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے اور اگر وہ طلوع فجر کے بعد سفر شروع کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس شخص پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض و ضروری ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۵

حالت روزہ میں فلوویکسین یا انجکشن لگوانے کا حکم

مسئولہ:۔ ارشاد سلیمان جوہانسبرگ، ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کیا کوئی روزے کے دوران فلوویکسین یا انجکشن لے سکتا ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

روزہ کے دوران فلوویکسین یا انجکشن لگوانا جائز ہے۔ کیوں کہ انجکشن میں مسامات کے ذریعہ دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے۔ منفذ سے نہیں اور مسامات کے ذریعے کسی چیز کا بدن کے اندر داخل ہونا یہ روزے کے منافی نہیں جیسا کہ جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کہ تیل اگرچہ جسم کے اندر جاتا ہے لیکن مسامات کے ذریعے اور یہ روزے کے خلاف نہیں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری

میں ہے:

و مایدخل من مسام البدن من الدھن لایفطر

ترجمہ: بدن کے مساموں سے جو تیل اندر داخل ہوجاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔"

[فتاوی عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر ۲۱ کتاب الصوم/صدیقی اینڈ کمپنی دہلی]

اور فتاوی شامی میں ہے:

لأن الموجود فی حلقه اثر داخل من المسام الذی ھو خلل البدن، و المفطر إنما ھو الداخل من المنافذ للإتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد بردہ فی باطنه أنه لایفطر

ترجمہ:۔ کیوں کہ اس کے حلق میں جو چیز موجود ہے ایسا اثر ہے جو مسام میں داخل ہوا جو بدن کے درمیان ہوتے ہیں۔ اور روزہ توڑنے والی اس چیز کو کہتے ہیں جو منفذ سے داخل ہوتی ہے۔ کیوں کہ علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو آدمی پانی میں غسل کرتا ہے اور وہ اس کی ٹھنڈک باطن میں پاتا ہے تو یہ اس کے روزہ کو فاسد نہیں کرے گا۔"

[فتاوی شامی جلد چہارم صفحہ ۳۷ کتاب الصوم/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

دیکھئے فتاوی شامی کی عبارت سے یہ بات مزید واضح ہوگئی کہ حلق میں جو محسوس ہو تھوک میں جو آیا وہ چوں کہ مسام کے ذریعہ آیا لہذا روزہ توڑنے والا نہیں، روزہ توڑنے والا وہ ہے جو منفذ سے دماغ یا پیٹ تک پہونچے۔ اور ویکیسین یا انجکشن کی صورت میں جو دوا جسم میں پہنچتی ہے وہ مسامات ہی کے ذریعہ پہنچتی ہے نہ کہ منفذ کے توسط سے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ میں فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ فتاوٰی فیض الرسول میں فیصلہ کن گفتگو کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"تحقیق یہ ہے کہ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں"

[فتاوٰی فیض الرسول جلد اول صفحہ نمبر ۵۱۶]

اسی طرح فتاوٰی علیمیہ میں بھی ہے۔

خلاصہ یہ کہ روزہ کی حالت میں فلو ویکیسین یا انجکشن لگوانا جائز ہے خواہ رگ میں لگوایا

جائے یا گوشت میں، دونوں صورتوں میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ٦

روزے کی حالت میں اِنہیلر (Inhaler) کا استعمال کیسا؟

مسئولہ:۔ ذوالفقار ابراہیم چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کیا کوئی روزے کے دوران فلو ویکسین یا انجکشن لے سکتا ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

دمہ کے مریض کے لیے روزہ کے دوران انہیلر استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا، کیوں کہ یہ بات مشاہدے سے ثابت ہے کہ اِنہیلر میں وینٹولین دوا وغیرہ لیکوڈ (Liquid) کی صورت میں ہوتی ہے، جو پمپ کرنے کی صورت میں مریض کے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے۔ لہذا انہیلر کی دوائی کے حلق سے نیچے اترنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا، چناں چہ علما فرماتے ہیں کہ اس کا وہی حکم ہے جو قصداً دھواں سونگھنے کا ہے۔ یعنی جس طرح روزہ کی حالت میں قصداً دھواں لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح روزہ کے دوران انہیلر کے استعمال سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جیسا کہ علامہ علاؤالدین الحصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”لو ادخل حلقه الدخان افطر ای دخان كان و لو عوداً او عنبراً لو ذاكراً لامكان التحرّز عنه۔“

یعنی اگر کسی نے اپنے حلق میں دھواں داخل کیا جبکہ روزہ یاد بھی تھا، خواہ دھواں عود کا ہو یا عنبر کا، روزہ ٹوٹ جائے گا کیوں کہ اس سے بچنا ممکن ہے۔“

[فتاوی شامی جلد ۴ صفحہ ۲۷، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

خلاصہ یہ کہ روزہ کی حالت میں اِنہیلر استعمال کرنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ/تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۷

حالت روزہ میں ٹوتھ پیسٹ اور ماؤتھ واش کے استعمال کا حکم

مسئولہ:۔ محمد ارشاد اسماعیل چیٹسورتھ ڈربن افریقہ

سوال:۔ کیا روزہ رکھتے ہوئے ٹوتھ پیسٹ اور ماؤتھ واش کا استعمال جائز ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ، منجن کرنا اگرچہ ناجائز و حرام نہیں مگر بلا ضرورت صحیحہ مکروہ ضرور ہے۔ جیساکہ فتاوی فقیہ ملت میں اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں یوں مذکور ہے:

"روزے کی حالت میں کالگیٹ، منجن اور ٹوتھ پیسٹ کرنا ناجائز و حرام نہیں جب کہ یقین ہو کہ اس کا کوئی جز حلق میں نہ جائے گا ہاں مکروہ ہے۔

فتاوی رضویہ شریف جلد چہارم صفحہ ۶۱۴ میں ہے:

منجن ناجائز و حرام نہیں جب کہ اطمنان کافی ہو کہ اس کا کوئی جز حلق میں نہ جائے گا مگر بے ضرورت صحیحہ کراہت ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:

(و کرہ) لہ (ذوق شئ) الخ۔

ترجمہ: روزہ دار کے لیے کسی چیز کو چکھنا مکروہ ہے۔"

[درمختار مع شامی جلد ۴، صفحہ ۱۲۲، کتاب الصوم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔
فتاوی فقیہ ملت جلد اول صفحہ ۳۴۳، کتاب الصوم]

اور یہاں مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے جیساکہ فتاوی شامی میں ہے:

الظاہر ان الکراھۃ فی ھذہ الأشیاء تنزیھۃ

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ ان اشیا میں کراہت تنزیہی ہے۔
خلاصہ یہ کہ روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ وغیرہ استعمال کرنا مکروہ ہے، اس لیے روزہ دار روزے کے دوران ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کرے۔
مشورہ: بہتر یہ ہے کہ روزہ دار روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ وغیرہ استعمال نہ کرے، بلکہ صبح صادق سے پہلے ٹوتھ پیسٹ، منجن کرلے اور روزہ کی حالت میں مسواک استعمال کرے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔
نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۸

حالت روزہ میں کان میں تیل ڈالنے اور آنکھ میں دواڈالنے کا حکم

مسئولہ:۔ یعقوب شیخ چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن آنکھ میں دواڈالنے سے نہیں۔ایسا کیوں؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

بعینہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں میرے آن لائن افتاکورس کے استاذ، نبیرہ حضور صدرالشریعہ حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی 'قادری مصباحی صاحب قبلہ گھوسی شریف انڈیا بانی وسربراہ اعلی' تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل، ماہنامہ پیغام شریعت دہلی (اپریل/مئی) کے صفحہ دس پر تحریر فرماتے ہیں:

"فقہاے حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ کان میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور آنکھ میں دواڈالنے سے نہیں ٹوٹتا جیساکہ متون وشروح وفتاوی میں ہے۔

چناں چہ عالمگیری میں ہے:

افطر فی اذنه دهنا افطر و لا کفارة علیه هکذا فی الهدایة و لو دخل الدهن بغیر صنعه فطره۔

ترجمہ: جس شخص نے تیل کو کان میں ٹپکایا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا، یہ ہدایہ میں لکھا ہے۔ اور اگر اس کے بغیر فعل کے تیل اندر داخل ہو گیا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔" [فتاوی عالمگیری جلد۱، صفحہ ۲۰۴]

در مختار میں ہے:

او ادهن او اکتحل او احتجم و ان وجد طعمه فی حلقه

ترجمہ:اگر کسی نے تیل یا سرمہ یا پچھنا لگایا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اگر چہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔"[ردالمختار جلد ۳صفحہ ۳٦٧]

ایسا اس لیے ہے کہ جو بھی مفطر شرعی خارج بدن سے براہ منفذ جوف بدن میں داخل ہو گا اسی سے روزہ ٹوٹتا ہے۔

کان میں تیل ڈالنے سے روزہ اس لیے ٹوٹ جاتا ہے کہ کان کا اندرونی حصہ شرعاً جوف بدن کے حکم میں ہے۔اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس لیے نہیں ٹوٹتا کہ آنکھ جوف بدن کے حکم میں نہیں۔اور آنکھ میں ڈالی گئی دوا کا جو اثر حلق میں محسوس ہوتا ہے وہ کسی منفذ سے نہیں بلکہ مسام سے سرایت کرتا ہے۔چناں چہ علامہ شامی ردالمختار میں" و ان وجد طعمه فی حلقه "کے تحت لکھتے ہیں:

لأن الموجود فی حلقه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن، و المفطر إنما هو الداخل من المنافذ للإتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد بردہ فی باطنه أنه لایفطر۔

یعنی حلق میں جو اثر ہوتا ہے وہ مسام سے داخل ہوتا ہے جو کہ خلل بدن ہے اور روزہ اس سے ٹوٹتا ہے جو براہ منفذ داخل ہو،کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص پانی میں غسل کرے اور اس کی ٹھنڈک اپنے پیٹ میں محسوس کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔"

[ردالمختار جلد ۳صفحہ ۳٦٧]

آنکھ اور حلق کے درمیان کوئی منفذ نہیں،بلکہ اتنی باریک نلیاں ہیں جو مسام کی حیثیت رکھتی ہیں۔ایسا ہی فن تشریح الأعضاء(Anatomy) سے واضح ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء،امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ،ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۹

حالت روزہ میں دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کے روزے کا حکم

مسئولہ:۔ امتیاز خان جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام کہ جو عورت دودھ پلاتی ہے، یا حمل سے ہے اگر روزہ سے ڈاکٹر منع کردے تو کیا اس پر عمل ہوگا؟

الجواب

بعون الملک الوھاب

اگر حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو اپنے یا اپنے بچے کے ضرر کا اندیشہ غلبہ ظن کے ساتھ ہو تو اسے روزہ چھوڑنا جائز ہے مگر بعد میں اس کی قضا رکھنی پڑے گی۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:

حامل او مرضع خافت بغلبۃ الظن علی نفسھا او ولدھا

یعنی اگر حمل والی یا دودھ پلانے والی عورت کو غلبہ ظن کی وجہ سے اپنی ذات یا اپنے بچے پر ہلاکت کا خوف ہو تو اسے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔" [تنویر الابصار مع در مختار ج۳ ص۴۰۳]

فتاوی عالمگیری میں یوں ہے:

الحامل والمرضع اذا خافتا علی انفسھما او ولدھما افطرتا و قضتا ولا کفارۃ علیھما کذا فی الخلاصۃ

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت ان دونوں کو اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو وہ روزہ چھوڑیں گی اور قضا کریں گی اور ان کے اوپر کفارہ نہیں ہے ایسا ہی خلاصہ میں ہے۔" [فتاوی عالمگیری ج ا ص ۲۲۸۔ کتاب الصوم]

اور فتاوی رضویہ شریف میں ہے:

"حاملہ کو بھی مثل مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی) روزہ نہ رکھنے کی اجازت اسی صورت میں ہے کہ اپنے یا بچے کے ضرر کا اندیشہ غلبۂ ظن کے ساتھ ہو نہ کہ مطلقا"

[فتاوی رضویہ شریف ج۸ ص۴۲۹ کتاب الصوم، باب الفدیۃ، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف]

حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت میں ردالمحتار کے حوالے سے ظن غالب کی تین صورتیں بیان فرماتے ہیں:

① اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے
② اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے
③ کسی مسلمان طبیب حاذق مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو۔

[بہار شریعت حصہ پنجم صفحہ ۱۳۱]

خلاصہ یہ کہ صورت مسئولہ میں دودھ پلانے والی یا حمل والی عورت کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس وقت ہے جب کہ اس کی یا اس کے بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو یعنی اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہو یا اس کا ذاتی تجربہ ہو یا کسی مسلمان ماہر ڈاکٹر مستور الحال یعنی غیر فاسق نے کہا ہو ورنہ نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــه

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۰

ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کا حکم

مسئولہ:۔ محمد امین رضا فنکس ڈربن ساؤتھ

سوال:۔ اگر کوئی شخص ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے انتہائی کمزور اور ضعیف ہوگیا اور اس کا روزہ رکھنا مشکل ہے تو ایسے مریض شخص پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

بعون الملک الوھاب

اگر کسی شخص کو ذیابیطس کی بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنا مشکل ہو جائے یعنی جان پر بن پڑے یا مرض بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسے مریض کو بیماری کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن جب تک صحت کی امید ہو فدیہ دینا کافی نہیں ہوگا، صحت کے بعد قضا لازم ہوگی، فتاوی ہندیہ میں ہے:

المریض اذا خاف علی نفسہ التلف او ذھاب عضو یفطر بالاجماع وان خاف زیادۃ العلۃ و امتدادہ فکذالك عندنا و علیہ القضاء اذا افطر کذا فی المحیط۔

ترجمہ: مریض کو اگر اپنی جان کے تلف ہونے کا یا کسی عضو کے بیکار ہونے کا خوف ہو تو بالاجماع یہ حکم ہے کہ روزہ توڑ دے اور اگر مرض کی زیادتی کا یا اس کے دیر تک رہنے کا خوف ہو تو بھی ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور روزہ توڑنے کے بعد اس پر قضا لازم ہوگی یہ محیط میں لکھا ہے۔" [فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۲۲۷/کتاب الصوم]

اور اگر صحت کی امید نہیں اور بیماری بھی ختم نہیں ہو رہی ہے یعنی مرض ایسا ہے کہ آئندہ افاقہ کی کوئی امید نہیں تو ایسا مریض شخص، شیخ فانی کے حکم میں ہے۔ یعنی اسے اپنے روزوں کا فدیہ دینا درست ہوگا۔ اور ایک روزے کا فدیہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔

جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

الذی لایقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارۃ کذا فی الھدایۃ۔

ترجمہ: جو روزہ پر قادر نہ ہو تو روزہ نہ رکھے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادے۔ یہ ہدایہ میں لکھا ہے۔" [فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۲۲۸/کتاب الصوم]

یاد رہے کہ اگر فدیہ دینے کے بعد شفا ہوگئ تو فدیہ باطل ہو کر صدقہ نافلہ ہو جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ اسی طرح فتاوی ہندیہ میں ہے:

ولو قدر علی الصیام بعد ما فدی بطل حکم الفداء الذی فداہ حتی یجب علیہ الصوم ھکذا فی النھایۃ

ترجمہ: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ پر قادر ہو گیا تو فدیہ کا حکم باطل ہو گا اور روزے اس پر واجب ہوں گے۔ یہ نہایہ میں لکھا ہے۔" [فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۲۲۸/کتاب الصوم]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفی رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔
ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ١١

شیخ فانی کا حکم

مسئولہ:۔ محمود شیخ چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کس عمر کے لوگ کو شیخ فانی کہتے ہیں؟ اور شیخ فانی فدیہ کب اور کیسے ادا کرے؟

الجواب

بعون الملک الوھاب

شیخ فانی کے عمر کے سلسلہ میں حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

”شیخ فانی ہونے کی عمر اسی یا نوے سال بتائی جاتی ہے مگر اس کا دار و مدار حقیقۃ بڑھاپے کی حالت پر ہے کہ بڑھاپے نے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا۔

فتاوی رضویہ میں ہے:
شیخ فانی کی عمر اسّی یا نوّے سال لکھی ہے اور حقیقۃً بنائے حکم اس کی حالت پر ہے اگر سَو برس کا بوڑھا روزہ پر قادر رہے شیخ فانی نہیں اور اگر وہ ستّر برس میں بوجہ ضعف بیّنہ بڑھاپے سے

ایسازار ونزار ہوجائے کہ روزہ کی طاقت نہ رہے تو شیخ فانی ہے۔غرض شیخ فانی وُہ ہے جسے بڑھاپے نے ایسا ضعیف کردیا ہو، اور جب اُس ضعف کی علّت بڑھاپا ہوگا تو اُس کے زوال کی اُمید نہیں اُسے روزے کے عوض فدیہ کا حکم ہے۔"[فتاوی رضویہ شریف ج:۱۰،ص:۵۴۹]

اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت میں شیخ فانی کی تعریف وتوضیح یوں فرماتے ہیں:

"شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے، نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔"[بہار شریعت، حصہ ۵ صفحہ ۱۳۳ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

اب رہی بات یہ کہ شیخ فانی فدیہ کب اور کیسے ادا کرے تو اس تعلق سے بہار شریعت میں یوں مذکور ہے:

"شیخ فانی کو یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دیدے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں"[بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۱۳۳]

اور فتاویٰ شامی میں ہے:

(وللشیخ الفانی العاجزعن الصوم الفطر و یفدی)وجوبا و لوفی اول الشھرو بلا تعدد فقیرکالفطرۃ لوموسرا، والافیستغفر اللہ۔

ترجمہ: اور ایسا شیخ فانی جو روزہ سے عاجز ہو، اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور وہ وجوبی طور پر فدیہ دے گا، اگرچہ مہینہ کے شروع میں دے دے۔اور متعدّد فقیر نہ ہوں تو بھی ٹھیک ہے۔جس طرح صدقہ فطر دیا جاتا ہے اگر وہ شیخ فانی خوشحال ہو۔ورنہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کا طالب ہو۔

یعنی شیخ فانی روزے سے عاجز بوڑھے کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اس پر فدیہ دیناواجب ہے اگر چہ مہینے کے شروع میں یعنی اسے اختیار ہے کہ فدیہ رمضان کے شروع میں ادا کرے اور رمضان کے آخر میں۔

البحر الرائق میں ہے:

وفی فتاوی أبی حفص الکبیر إن شاء أعطی الفدیة فی أول رمضان بمرة وإن شاء أعطاها، فی آخره بمرة

ترجمہ: اور ابو حفص کبیر کے فتاویٰ میں ہے کہ اگر وہ چاہے تو رمضان کے شروع میں یکبارگی فدیہ دے اور اگر چاہے تو اس کے آخر میں یکبارگی فدیہ دے۔

[البحر الرائق، کتاب الصوم، فصل فی عوارض الفطر فی رمضان، ج:۲، ص:۳۰۸-۳۰۹]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــــه

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۲

زکوۃ کی رقم چیک بناکر دینا کیسا ہے

مسئولہ:۔ محمد زاہد علی ممبئی

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ زکوۃ کی رقم چیک بناکر دینا شرعا کیسا ہے ؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

زکوۃ کی رقم چیک بناکر دینا شرعا جائز ہے۔ لیکن اس میں قدرے تفصیل ہے جو فتاوی علیمیہ میں فتاوی رضویہ شریف اور در مختار مع ردالمحتار کے حوالے سے یوں مذکور ہے:

"چیک شرعاً کوئی مال نہیں بلکہ حصول مال کی ایک سند ہے اگر وہ خود مال ہوتا تو ذرا سی غلط تحریر پر کوئی اسے پھاڑ کر پھینک نہیں دیتا اور نہ بینک والا اسے واپس کرتا یہ علامت ہے اس بات کی کہ چیک خود مال نہیں ہے اس کی حیثیت نہ عرف عام میں اور نہ عرف شرع میں نوٹوں کی طرح ہے۔ نوٹ خود مال ہے اور چیک سند مال ہے۔ فتاوی رضویہ شریف میں نوٹ اور چیک کی حقیقت بتاتے ہوئے مذکور ہے:

اقول بل من اردء الشکوك توهم انه سند من قبيل الصكوك اى ان السلطنة التى تروج هذه القراطيس تستدين من اخذيها الدراهم و تعطيهم هذه تذكرة لديونهم ولمقاديرها فاذا جاؤابها الى السلطنة قضتهم ديونهم واخذت قراطيس۔" [فتاوی رضویہ شریف جلد ۷ صفحہ ۱۲۹]

حاصل یہ کہ چیک خود مال نہیں ہے جبکہ ادائیگی زکاۃ کے لیے ضروری ہے کہ آدمی اپنے مال کا ایک مخصوص حصہ الگ کرکے کسی مستحق کو اس کا مالک بنادے چناں چہ درمختار میں ہے:

تملیك جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر هاشمي ولا مولاه لله تعالی۔

یعنی زکوٰۃ کا شرعی معنی مال کے ایک حصے کا مالک بنانا جسے شارع نے معین کیا ہے ایسے مسلمان کو جو فقیر ہو، جو ہاشمی نہ ہو اور نہ ہی اس کا مولیٰ ہو۔"

[الدر المختار مع رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۵۷]

فتاوی رضویہ میں ہے:

"زکاۃ کا رکن تملیک فقیر ہے جس کام میں تملیک فقیر نہ ہو کیسا ہی کار حسن ہو اس سے زکاۃ نہیں ادا ہو سکتی"[فتاوی رضویہ شریف جلد ۴ صفحہ ۴۷۷]

مذکورہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ اگر کسی نے زکاۃ کی رقم کا چیک بنا کر دیا تو ابھی صرف اس چیک پر قبضہ سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی کہ چیک پر قبضہ مال پر قبضہ نہیں بلکہ مال وصول کرنے کی سند پر قبضہ ہے جبکہ ادائیگی زکاۃ کے لیے مال کا مالک بنادینا ضروری ہے۔ لہذا جب چیک کے ذریعہ مستحق زکاۃ کے اکاونٹ میں زکاۃ کی رقم ٹرانسفر ہوجائے تو تملیک فقیر کا تحقق ہوجائے گا اور مزکی کی زکاۃ ادا ہوجائے گی۔

[فتاوی علیمیہ جلد اول صفحہ ۴۰۴/۴۰۵/زکوۃ کا بیان]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم

ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۳

حقیقی بھائی کا قرضہ اپنی زکوٰۃ سے ادا کرنے کا حکم
موبائل پہ زکوٰۃ کا حکم

مسئولہ:۔ اختر قاسم چیٹسورتھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال(۱) ایک شخص صاحب زکوٰۃ ہے اور اس کا حقیقی بھائی مقروض ہے، تو کیا صاحب زکوۃ بھائی اپنے حقیقی بھائی کا قرضہ اپنی زکوٰۃ سے ادا کر سکتا ہے؟

سوال(۲) میرا ایک دوست ہے جو قیمتی موبائل استعمال کرتا ہے یعنی ایسا موبائل ہے جو نصاب سے زائد قیمت کا ہے تو کیا اس موبائل کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

جواب(۱) ایسا شخص جو صاحب نصاب ہے اور اسکا حقیقی بھائی صاحب نصاب نہیں اور مقروض ہے تو صاحب نصاب بھائی اپنے حقیقی بھائی کو زکوۃ دے سکتا ہے۔ بلکہ ایسی ضرورت کے وقت اس کو زکوۃ دینا افضل ہے، جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

والافضل فی الزکوٰۃ والفطر والنذور الصرف اولا الی الاخوۃ والاخوات ثم الی اولادھم ثم الی الاعمام والعمات ثم الی اولادھم ثم الی الاخوال والخالات ثم الی اولادھم ثم الی ذوی الارحام ثم الی الجیران ثم الی اھل حرفتہ ثم الی اھل مصرہ او قریتہ کذا فی السراج الوھاج

ترجمہ: زکوۃ اور صدقہ فطر اور نذر میں اولی و بہتر یہ ہے کہ اول اپنے بھائی اور بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچاؤں اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالاؤں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے خدمتی پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں والوں کو دے یہ سراج الوھاج میں لکھا ہے۔"

[فتاوی ہندیہ جلدا صفحہ نمبر ۲۰۹/کتاب الزکاۃ/باب المصارف]

لہذا صورت مسئولہ میں صاحب نصاب بھائی اپنی زکوٰۃ کی رقم اپنے مقروض بھائی کو دیدے اور وہ اپنا قرضہ اس سے ادا کردے۔ یا خود صاحب نصاب بھائی اس کی اجازت سے اس کا قرض اپنے زکاتی مال سے ادا کردے، یعنی اگر وہ اپنی زکوۃ کی رقم قارض کو دے دے اور یہ اسے پتہ و معلوم ہو تو اس سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

و لو قضی دین الفقیر بزکاۃ مالہ ان کان یأمرہ یجوز و ان کان بغیر امرہ لا یجوز و سقط الدین۔

ترجمہ: اگر کسی نے کسی فقیر کا قرض اپنے مال کی زکوٰۃ سے ادا کیا تو اگر اس کے حکم سے ادا کیا تو جائز ہے اور اگر بغیر حکم کے ادا کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور قرض ساقط ہو جائے گا۔"

[فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۲۰۹/کتاب الزکاۃ]

جواب(۲) شخص مذکور پر اس موبائل کی وجہ سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، کیوں کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے نصاب کا حاجت اصلیہ سے زائد ہونا شرط ہے اور جب یہ شخص موبائل استعمال کرتا ہے تو وہ اس کی حاجت اصلیہ میں شمار ہوگا لہذا اس کی مالیت خواہ کم ہو یا زیادہ زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

و منها فراغ المال عن حاجة الاصلية

ترجمہ: زکو'ۃ واجب ہونے کی شرائط میں سے مال کا حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا ہے۔"

[فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۱۹۰/کتاب الزکاۃ]

یوں ہی زکوۃ واجب ہونے کے لیے مال کا نامی ہونا بھی شرط ہے جبکہ استعمال کا موبائل مال نامی نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

و منها کون النصاب نامیا

ترجمہ: وجوب زکوۃ کی شرائط میں سے مال کا نامی ہونا بھی ہے۔"

[فتاوی ہندیہ جلد اول صفحہ ۱۹۲/کتاب الزکاۃ]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی وهو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۴

عورتوں کے استعمالی زیورات پر زکوٰۃ کا حکم

مسئولہ:۔ احمد شیخ اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ عورتوں کے استعمالی زیورات پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

سونے یا چاندی کا زیور، خواہ استعمال میں ہو یا نہ ہو، اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوۃ لازم ہے جب کہ زکوۃ فرض ہونے کی دیگر تمام شرائط پائی جائیں۔ نیز سونے چاندی کے زیورات حاجت اصلیہ میں شامل نہیں ہیں۔

بدائع الصنائع میں ہے:

الحلی مال فاضل عن الحاجة الاصلية اذا الاعداد للتجمل والتزين دليل الفضل عن الحاجة الاصلية فكان نعمة لحصول التنعم به فيلزمه شكرها باخراج جزء منها للفقراء۔

ترجمہ: زیور حاجت اصلیہ سے زائد مال ہے کیوں کہ اس کا تجمل اور زینت کے لیے ہونا اس کے حاجت اصلیہ سے زائد ہونے کی دلیل ہے۔اور چوں کہ اس کے ذریعے نعمت کا حصول ہے لہذا اس کا ایک جز فقرا کے لیے نکالنا لازم ہے۔" [البدائع الصنائع جلد ۲ صفحہ ۱۰۲]

فتاوی رضویہ شریف میں ہے:

"اگر چہ پہننے کا زیور ہو (اس پر بھی زکوۃ لازم ہے) زیور پہننا کوئی حاجت اصلیہ نہیں۔"

[فتاوی رضویہ جدید جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسورتھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفی رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۵

بینک میں جمع شدہ پیسے پر زکوۃ کا حکم
حالت روزہ میں استنجا کرنے میں مبالغہ کرنے کا حکم

مسئولہ:۔ محمد اکبر علی چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال(۱) میں اپنے مکان کے لیے دو سال سے پیسے جمع کر رہا ہوں جو بینک میں جمع ہے، کیا ان پر زکات واجب ہوگی؟

سوال(۲) روزہ کی حالت میں استنجا کرنے میں مبالغہ کرنے سے کیا روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

جواب(۱) اگر وہ رقم نصاب تک پہنچ گئی اور نصاب تک پہنچنے کے بعد اس پر سال گزر چکا ہے تو اس پر زکاۃ واجب ہوگی۔ فتاوی شامی میں ہے:

اذا امسكه لينفق منها كل مايحتاجه فحال الحول وقد بقي معه منه نصاب فانه يزكي ذلك الباقي، وان كان قصده الانفاق منه ايضا في المستقبل لعدم استحقاق صرفه الى حوائجه الاصلية وقت حولان الحول، بخلاف ما اذا حال الحول وهو مستحق الصرف اليها

ترجمہ: جب وہ مال روک کر رکھتا ہے تاکہ اس میں سے یہ اس چیز کے لیے خرچ کرے جس کو اسے ضرورت ہو۔ اور سال گزر گیا اور اس کے پاس اس مال میں سے نصاب بچ گیا تو وہ باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ دے گا اگرچہ مستقبل میں اس میں سے خرچ کرنے کا قصد ہو۔ زکوٰۃ اس لیے دے گا کہ اس نے سال گزرنے کے دوران حاجات اصلیہ کے لیے انہیں صرف نہیں کیا۔

جب سال گزرے جب کہ حاجات اصلیہ کے لیے اس مال کو صرف کرنا ضروری ہو تو معاملہ مختلف ہو گا۔" [فتاوی شامی جلد ۳ صفحہ ۵۰۹/کتاب الزکاۃ/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

"حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپیے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدر نصاب ہے تو ان کی زکاۃ واجب ہے اگرچہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجت اصلیہ میں صرف ہوں گے اور اگر سال تمام کے وقت حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکاۃ واجب نہیں۔" [بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۱۶/ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

جواب(۲) روزہ کی حالت میں استنجا کرنے میں مبالغہ کرنے سے اگر موضع حقنہ تک پانی پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

و لو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد و هذا قلما يكون و لو كان فيورث داء عظيما۔

ترجمہ:۔ اگر ایک آدمی استنجا میں مبالغہ کرے یہاں تک کہ حقنہ کی جگہ تک انگلی پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ یہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو یہ بہت بڑی بیماری لاحق کر دیتا ہے۔"

[فتاوی شامی جلد ۴ صفحہ ۸۷/کتاب الصوم/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

فتاوی تاتارخانیہ میں ہے:

واذا استنجى و بالغ حتى وصل الماء الى موضع الحقنة يفسد صومه من غير كفارة عليه۔

ترجمہ:۔ اور جب استنجا میں کوئی مبالغہ کرے یہاں تک کہ حقنہ کی جگہ تک پانی پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اس پر کفارہ لازم نہیں ہو گا۔" [تاتارخانیہ: ج۲ ص۳۶۵]

اور بہار شریعت میں یوں ہے:

"مبالغہ کے ساتھ استنجا کیا یہاں تک کہ حقنہ رکھنے کی جگہ تک پانی پہنچ گیا، روزہ جاتا رہا

اور اتنا مبالغہ چاہیے بھی نہیں کہ اس سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔"

[بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۱۱۶/ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ١٦

اشیا کی شکل میں زکوٰۃ دینے کا حکم

مسئولہ:۔ احمد شیخ اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال(١) اشیا کی شکل میں زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

اشیا کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے مثلا کپڑا، چاول، آٹا، دال، چینی تیل اور دوا وغیرہ کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

"قال فی التاترخانیة عن المحیط: اذا کان یعول یتیما و یجعل ما یکسوه و یطعمه من زکاة ماله، ففی الکسوة لا شك فی الجواز لوجود الرکن و هو التملیك، و اما الطعام فما یدفعه الیه بیده یجوز ایضا لما قلنا، بخلاف ما یأکله بلا دفع الیه"

ترجمہ:۔ "تتار خانیہ" میں "المحیط" سے روایت کرتے ہوئے کہا: جب وہ یتیم کے معاملات کی ذمہ داری اٹھاتا ہے اور اسے جو لباس پہناتا ہے اور کھانا کھلاتا ہے وہ اپنے مال میں سے زکاۃ شمار کرتا ہو تو لباس کے اندر جواز میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ رکن پایا جا رہا ہے وہ تملیک ہے۔ جہاں تک کھانے کا تعلق ہے تو جو کھانا اسے اس کے ہاتھ میں دیتا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اسی دلیل کی وجہ سے جو ہم نے کہی ہے۔ جو کھانا وہ یتیم کھاتا ہے جبکہ اسے دیا نہ جائے اس کا معاملہ مختلف ہے۔"

[ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویر الابصار/الجزء الثالث/کتاب الزکاۃ/ص ٢٧١/دارالکتب العلمیۃ]

اور بہار شریعت میں فتاوٰی عالمگیری کے حوالے سے اس طرح مذکور ہے: "روپیے کے عوض کھانا غلہ کپڑا وغیرہ فقیر کو دیکر مالک کر دیا تو زکاۃ ادا ہو جائے گی مگر اس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہو گی وہ زکاۃ میں سمجھی جائے بالائی مصارف مثلا بازار سے لانے میں جو مزدور کو دیا ہے یا

گاؤں سے منگوایا تو کرایہ اور چونگی وضع نہ کریں گے یا پکواکر دیا تو پکوائی یا لکڑیوں کی قیمت مجرانہ کریں۔ بلکہ اس پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہو اس کا اعتبار ہے۔"

[بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۴۳/ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

البتہ نقد دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق اپنی ضرورت کی چیز حسب ضرورت خرید سکے۔ جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے:

ان اداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه و علیه الفتوٰی

ترجمہ: عین اس چیز کا دینے کا حکم نص سے ثابت ہے اس کے دینے سے اس کی قیمت کا دینا افضل ہے اسی پر فتوی ہے۔"

[فتاوی ہندیہ جلد ۱، صفحہ ۲۱۱، کتاب الزکاۃ/باب صدقۃ الفطر/دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان]

اور فتاوی شامی میں ہے:

و جاز دفع القیمة فی زکاة و عشر و خراج و فطرة و نذر و کفارة غیر الاعتاق

ترجمہ: زکاۃ، عشر، خراج، صدقہ فطر، نذر اور کفارہ جو غلام آزاد کرنے کے علاوہ ہو میں قیمت دینا جائز ہے۔" [فتاوی شامی جلد ۳ صفحہ ۵۶۶، کتاب الزکاۃ/ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــه

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی و هو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ

مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفٰی رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۷

اعتکاف وفنائے مسجد کی تعریف اور فنائے مسجد میں معتکف کے جانے پر حکم

مسئولہ:۔ طاہر حسین ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال(۱) اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

سوال(۲) فنائے مسجد کیا ہے؟ اگر معتکف فنائے مسجد میں جائے تو اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

الجواب

بعون الملک الوھاب

جواب(۱) اعتکاف کا لغوی معنی رکنا ہے اور شرعی معنی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا ہے چناں چہ نہایہ میں ہے:

و تفسیرہ لغۃ الاحتباس لانہ من العکوف و ھو الحبس و اما شریعۃ فما ذکرہ انہ اللبث فی المسجد مع نیت الاعتکاف ملخصا۔ ''

ترجمہ:۔ اعتکاف کا لغوی معنی اپنے آپ کو روکنا ہے کیوں کہ اعتکاف عکوف سے ہے جس کا معنی روکنا یا قید کرنا ہوتا ہے اور شرعی معنی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے لیے عبادت کی نیت کے ساتھ ٹھہرنا۔" [النہایۃ مع فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۲۹۴]

اور بہار شریعت میں ہے:

"مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے۔"

[بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۱۴۷/ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

جواب(۲) فنائے مسجد وہ جگہ ہے جو مسجد سے ملحق و متّصل ضروریات و مصالح مسجد کے لیے ہو۔ مثلاً وضو خانہ، استنجا خانہ، جوتے چپل اتارنے کی جگہ وغیرہ۔ ردالمحتار میں ہے:

(قولہ کفناء المسجد) ھو المکان المتصل بہ لیس بینہ و بینہ طریق فھو مسجد کا لمتخذ لصلاۃ جنازۃ او عید۔

ترجمہ:۔ یعنی فنائے مسجد وہ جگہ ہے جو مسجد سے متّصل ہو۔ مسجد اور اس جگہ کے بیچ کوئی راستہ نہ ہو وہ مسجد ہے۔ جیسے جنازہ گاہ یا عید گاہ۔

[ردالمحتار علی الدر المختار: ج ۱ ص ۶۵۷۔ باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا]

حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

"فناوہ ہے جو متّصل بہ مسجد ہو۔" [فتاوی رضویہ شریف جلد ۳ صفحہ ۵۷۹]

جود کان متّصل بہ مسجد ہو فقہائے کرام نے اسے بھی فنائے مسجد قرار دیا ہے۔ فقیہ النفس امام قاضی خان علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

یصح الاقتداء لمن قام علی الدکاکین التی تکون علی باب المسجد متصلۃ بہ

[الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ/ جلد ۱ صفحہ ۶۸]

اور امام اہل سنت حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"دروازہ مسجد پر جو دکانیں ہیں فنائے مسجد ہیں کہ مسجد سے متّصل ہیں۔"

[فتاوی رضویہ شریف جلد ۳ صفحہ ۵۷۹]

ان تمام ارشادات سے واضح ہے کہ وضوخانہ، استنجاخانہ، غسل خانہ اور جو مدرسہ متّصل بہ مسجد ہو وہ سب فنائے مسجد ہے اور فنائے مسجد بعض مسائل میں حکم مسجد میں ہے:

چناں چہ فتاوی قاضی خاں میں ہے:

وفناء المسجد له حکم المسجد حتی لو قام فی فناء المسجد و اقتدی بالامام صح اقتداء، و ان لم تکن الصفوف متصلة ولا المسجد ملأنا الیه اشار محمد رحمه الله فی باب صلوٰۃ الجمعة۔

ترجمہ:۔ مسجد کے صحن کا حکم وہی ہے جو مسجد کا ہے حتیٰ کہ اگر وہ مسجد کے صحن میں کھڑا ہو کر امام کی اقتدا کرے تو اس کی اقتدا صحیح ہے اگرچہ صفیں متّصل نہ ہوں اور نہ مسجد بھری ہوئی ہو، حضرت امام محمد علیہ الرحمہ نے "باب صلاۃ الجمعۃ" میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

[الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ: جلد ا صفحہ ٦٨]

اور فقہائے کرام نے معتکف کے حق میں بھی فنائے مسجد کو مسجد کے حکم میں مانا ہے۔

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس ملحق ضروریات مسجد کے لیے ہے۔ مثلا جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے۔"

[فتاوی امجدیہ جلد ا صفحہ ٣٩٩]

اور جب فنائے مسجد معتکف کے لیے مسجد کے حکم میں ہے تو وہاں جانا حدود مسجد سے باہر جانا نہ ہوگا بلکہ مسجد ہی میں آنا جانا ہوگا اگر معتکف بلا ضرورت بھی وہاں جائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ مذکورہ بالا عبارتیں فتاوی علیمیہ جلد اول (اعتکاف کا بیان) سے ماخوذ ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبـــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام وخطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دارالافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

فتوی ۱۸

نابالغ بچے کو زکوٰۃ دینے کا حکم کس کو زکوٰۃ دینا افضل ہے

مسئولہ:۔ محمد ذوالفقار چیٹسور تھ ڈربن ساؤتھ افریقہ

سوال(۱) نابالغ بچے کو زکوٰۃ دینے سے زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

سوال(۲) مقروض کوزکوۃ دینا بہتر ہے یا فقیر و غریب کو؟

الجواب

بعون الملك الوهاب

جواب(۱) اگر نابالغ عقلمند اور سمجھدار ہو، قبضہ کو سمجھتا ہو تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے اور جو بچّہ بہت چھوٹا ہو قبضہ کو نہ سمجھتا ہو اور لین دین کے قابل نہ ہو تو ایسے بچہ کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی، ہاں اگر بچّہ کا ولی اس کی طرف سے قبضہ کرلے تو ادا ہو جائے گی۔

در مختار میں ہے:

دفع الزکوٰۃ الی صبیان اقاربه برسم عید...... جاز (قوله الی صبیان اقاربه) ای العقلاء والا فلا یصح الا بالدفع الی ولی الصغیر

ترجمہ:۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کے بچوں کو عید کے نام پر زکوۃ دینا جائز ہے، یہاں بچوں سے وہ بچے مراد ہیں جو سمجھ بوجھ رکھتے ہوں ورنہ انہیں دینا صحیح نہیں ہوگا بلکہ بچے کے ولی کو دینا ہوگا۔“

[در مختار مع شامی جلد ۳ صفحہ ۳۰۷/کتاب الزکاۃ/باب المصرف/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

نیز شامی میں ہے:

(قوله تملیکا) وفی التملیك اشارة الی انه لا یصرف الی مجنون وصبی غیر مراهق الا اذا قبض لهما من یجوز له قبضه کالاب والوصی وغیرهما ویصرف الی مراهق یعقل الاخذ کما فی المحیط قهستانی وتقدم تمام الکلام علی ذلك اول الزکوٰۃ۔“

ترجمہ:۔ تملیک میں یہ اشارہ ہے کہ یہ مال مجنون اور ایسے بچے کو نہیں دیا جاسکتا جو قریب البلوغ نہ ہو مگر جب دونوں کے لیے ایسا فرد قبضہ میں لے جس کا قبضہ کرنا جائز ہو جس طرح باپ، وصی وغیرہما۔ اور یہ مال ایسے مراہق کو دیا جاسکتا ہے جو اصول کرنے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو جس طرح "المحیط" میں ہے، "قہستانی"۔ زکوۃ کے شروع میں اس پر مفصل گفتگو گزر چکی ہے۔

[فتاوی شامی جلد ۳ صفحہ ۳۰۷ کتاب الزکاۃ/باب المصرف/ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور]

مذکورہ بالا عبارتوں کا خلاصہ بہار شریعت میں اس طرح ہے:

"مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی مثلاً نہایت چھوٹا بچہ یا پاگل کو دینا اور اگر بچّہ کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو یا وصی یا جس کی نگرانی میں ہے قبضہ کریں۔"

[بہار شریعت حصہ ۵ صفحہ ۱۰/ قادری کتاب گھر بریلی شریف]

فتاوی ہندیہ میں فتاوٰی قاضی خاں کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

و لو قبض الصغير و هو مرافق جاز و كذا لو كان يعقل القبض بان كان لا يرمى و لا يخدع عنه و لو دفع الى فقير معتوه جاز كذا فى فتاوى قاضى خان

ترجمہ: اگر زکوٰۃ کا مال چھوٹے لڑکے کے قبضہ میں دیدیا جو قریب بلوغ ہو تو جائز ہے اور اس طرح اگر ایسے لڑکے کو دیا جو قبضہ کر سکتا ہو مثلاً پھینک نہ دے گا اور کوئی اس کو دھوکہ دے کر نہ لے لیگا تو بھی جائز ہے اگر کم عقل فقیر کو دیا تو جائز ہے۔"

[فتاوٰی ہندیہ جلد ا صفحہ ۲۰۹/کتاب الزکاۃ/باب المصارف]

جواب(ا) اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

"جس پر اتنا دین ہو کہ اسے ادا کرنے کے بعد اپنی حاجات اصلیہ کے علاوہ چھپن روپے کے مال کا مالک نہ رہے گا (یعنی وہ شخص قرض سے فاضل نصاب کا مالک نہ ہو) اور وہ ہاشمی نہ ہو، نہ یہ زکوۃ دینے والا اس کے اولا اولاد میں ہو، نہ باہم زوج و زوجہ ہوں، اسے زکوٰۃ دینا بیشک جائز بلکہ فقیر کو دینے سے افضل ہے:

قال الله تعالى والغارمين

اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے اور مقروض لوگوں پر زکوٰۃ خرچ کیا جائے۔

در مختار میں ہے:

"و مديون لا يملك نصابا فاضلا عن دينه و فى الظهيرية الدفع للمديون اولى منه

للفقیر۔

ترجمہ:۔ مقروض وہ شخص ہوتا ہے جو قرض سے فاضل نصاب کا مالک نہ ہو، یہ ظہیریہ میں ہے: مدیون کو زکوٰۃ دینا فقیر سے اولی ہے۔"[فتاوی رضویہ شریف جدید جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰]

مختصر یہ کہ مقروض کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانا بہتر ہے، غریب بہت محتاج ہو تو بقدر ضرورت اس کی بھی مدد کی جائے۔ عالمگیری میں ہے:

و منها الغارم و هو من لزمه او کان له مال علی الناس لا یمکنه اخذه والدفع الی من علیه الدین اولی من الدفع الی الفقی

ترجمہ: اور منجملہ ان کے قرضدار ہے اور وہ شخص ہے کہ جس پر قرض لازم ہو اور اپنے قرض سے زیادہ کسی نصاب کا مالک نہ ہو یا اور لوگوں کے پاس اس کا مال ہو لیکن وہ لے نہ سکے۔۔۔اور فقیر کے دینے سے قرض دار کو دینا اولی ہے۔

[فتاوی ہندیہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۷/کتاب الزکاۃ/باب المصارف]

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــه

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دارالافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالی وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی و سربراہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی و سربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

ایک من گھڑت روایت کا رد

مسئولہ:۔ عبدالغفار کریم چیٹسور تھ ساؤتھ افریقہ

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل یہ میسج سوشل میڈیا پر بہت شیئر ہو رہا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کی رات کو مخصوص طریقے سے چار نفل پڑھنے سے ۱۰۰۰ مہینے کی قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں بلکہ اس نماز سے عمر بھر کی اپنی اور ماں باپ کی بھی قضاء نمازیں بھی ادا ہو جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں زندگی کی تمام قضا نمازوں کا کفارہ ہے۔ از روے شرع اس کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب

بعون الملک الوھاب

سوال میں مذکور میسج بالکل جھوٹ اور غلط ہے۔ ایک من گھڑت روایت میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ جس کو ہمارے محدثین نے رد کیا ہے۔ چناں چہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

"فوت شدہ نمازوں کے کفارہ کے طور پر یہ جو طریقہ قضاے عمری کا ایجاد کر لیا گیا ہے یہ بدترین بدعت ہے۔ اس بارے میں جو روایت ہے وہ موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔ یہ عمل سخت ممنوع ہے، ایسی نیت و اعتقاد باطل و مردود، اس جہالت قبیحہ اور واضح گمراہی کے بطلان پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص نماز بھول گیا تو جب اسے یاد آئے اسے ادا کر لے، اس کا کفارہ سوائے اس کی ادائیگی کے کچھ نہیں" (بخاری و مسلم)

حدیث: من قضی صلوٰۃ من الفرائض فی آخر جمعۃ من رمضان کان ذلک جابراً لکل صلوٰۃ فائتۃ فی عمرہ الی سبعین سنۃ باطل قطعاً لانہ مناقض للاجماع علی ان شیأ من العبادات لاتقوم مقام فائتۃ سنوات۔"

[الاسرار الموضوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ: حدیث ۹۵۳ مطبوعہ دار الکتب العربیۃ بیروت ص ۲۴۲]

ملا علی قاری علیہ الرحمہ "موضوعات کبیر" میں کہتے ہیں: حدیث "جس نے رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز ادا کر لی اس سے اس کی ستر سال کی فوت شدہ نمازوں کا ازالہ ہو جاتا ہے" یقینی طور پر باطل ہے؛ کیوں کہ اس اجماع کے مخالف ہے کہ عبادات میں سے کوئی شے سابقہ سالوں کی فوت شدہ عبادات کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔"

[فتاوی رضویہ شریف جدید جلد ۸ صفحہ نمبر ۱۵۳]

خلاصہ یہ کہ قضا نمازوں کی ادائیگی کے لیے چار رکعات نفل نماز مخصوص طریقے سے ادا کرنے کا جو تذکرہ سوال میں کیا گیا ہے۔ محض باطل اور جھوٹ ہے۔ یاد رکھیں:

حدیث شریف کے مطابق جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہوں، سب کو ایک ایک کر کے ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

محمد قیصر علی رضوی مصباحی

خادم امجدی دار الافتاء، امام و خطیب مسجد خالد چیٹسور تھ، ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب بحمد اللہ تعالیٰ وھو تعالیٰ اعلم۔

نبیرہ صدر الشریعہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی صاحب قبلہ بانی وسربراہ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہ، تاج الشریعہ آن لائن اسلامک انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر حضرت علامہ مفتی محمد آفتاب قاسم قادری رضوی صاحب قبلہ بانی وسربراہ امام مصطفیٰ رضا ریسرچ سینٹر اور پورٹ ڈربن ساؤتھ افریقہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر، حضرت علامہ مفتی ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی نوری صاحب قبلہ دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ انڈیا

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد داؤد حسین رضوی مصباحی صاحب قبلہ شیخ الحدیث الجامعۃ الرضویہ اصلاح المسلمین بھمرپورہ نیپال۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، رضا دار الافتاء بھیونڈی مہاراشٹر، خادم شرعی بورڈ آف نیپال

تمت

بالخیر